

# السنۃ ماہنامہ

جمادی الثانی 1431ھ / جون 2010

اس وقت اُمتِ مسلمہ کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے  
کہ زندگی کے ہر شعبے میں زیادہ سے زیادہ  
رجالِ کارِ تیار کیے جائیں۔

السنۃ ایجوکیشنل ٹرسٹ، چھتر پارک، اسلام آباد، پاکستان - 46001

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا.  
(پ: ۱۰، س: التوبة، آیت: ۴۰)  
اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی کی بات بلند رہی۔

النَّدْوَةُ اِيجُو كِيشَنَل ٹرسٹ کا ترجمان

# ماہنامہ النَّدْوَةُ

شماره: 6

جمادی الثانی 1431ھ / جون 2010

جلد: 1

مؤسس و مسؤول:

مفتی محمد سعید خان

---

النَّدْوَةُ اِيجُو كِيشَنَل ٹرسٹ، چھتر پارک، اسلام آباد، پاکستان۔ 46001

# فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن حکیم سے متعلق بعض اہم مسائل	3
2	قرآن حکیم کی کون کون سی سورتوں یا آیات کی ہر مسلمان	
	کوروزانہ تلاوت کرنی چاہیے؟	10
3	علوم و معارف	
	الرحمن الرحیم	47

<p>پتہ برائے خط و کتابت:</p> <p>(1) الندوہ ایجوکیشنل ٹرسٹ، چھتر پارک، اسلام آباد۔ پوسٹ کوڈ 46001</p> <p>(2) الندوہ۔ پوسٹ بکس نمبر 1940 جی۔ پی۔ او۔ اسلام آباد</p> <p>E-Mail: alnadwa@seerat.net</p> <p>فون نمبر: 0300-5321111 0333-8383337</p> <p>www.seerat.net</p>	<p>برائے ترسیل زر:</p> <p>بنام: الندوہ ایجوکیشنل ٹرسٹ</p> <p>اکاؤنٹ نمبر 01-8637741-01</p> <p>سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک پاکستان۔</p> <p>پاکستان فی پرچہ: 25 روپے</p> <p>پاکستان سالانہ: 300 روپے</p> <p>بیرون ملک سالانہ: 25 امریکی ڈالر</p>
--	--

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## تلاوت قرآن حکیم سے متعلق بعض اہم مسائل

- (1) ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد اور عورت کے لیے قرآن کریم کا اتنا حصہ زبانی یاد کرنا، جس سے نماز ہو جائے، فرض عین ہے۔
- (2) ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد اور عورت کے لیے سورہ فاتحہ اور اس کے علاوہ قرآن کریم کا اتنا حصہ (یعنی قرآن کریم کی کوئی سی ایک بڑی آیت یا اُس کی کوئی سی تین چھوٹی آیات یا کوئی ایک چھوٹی سورت جیسے سورہ عصر یا سورہ کوثر یا سورہ اخلاص وغیرہ کو) زبانی یاد کرنا، واجب ہے، جس کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اُس کی نماز ہو جائے۔
- (3) قرآن کریم کو چھونے کیلئے با وضو ہونا ضروری ہے۔
- (4) تلاوت کی کیسٹوں اور سی ڈیز (C.Ds) کو بے وضو چھونا بھی جائز ہے۔
- (5) تلاوت سے پہلے مسواک، دندا سے، منجن یا ٹوتھ پیسٹ سے منہ کو صاف کر لینا مستحب ہے۔
- (6) اگر کوئی شخص زبانی، بغیر وضو کے تلاوت کرنا چاہے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ وہ قرآن کریم کو چھوئے نہیں۔
- (7) زبانی تلاوت کرتے ہوئے بھی با وضو ہونا مستحب ہے۔
- (8) قرآن کریم زبانی پڑھنے سے، دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیونکہ اس میں زبان اور نظر دونوں کی عبادت کا ثواب ہے۔
- (9) تلاوت کے لیے کپڑوں کا پاک ہونا شرط نہیں۔
- (10) قرآن کریم کے ادب و احترام میں کپڑوں کا پاک ہونا اور خوشبو کا استعمال کرنا زیادہ



ثواب کی بات ہے۔

(11) تلاوت کرتے ہوئے کسی سمت کی پابندی ضروری نہیں البتہ قبلہ رخ ہونا زیادہ ادب اور ثواب کا

باعث ہے۔

(12) تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ یعنی

”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝“

(میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مردود کے شر سے میں حفاظت میں رہوں)

کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

(13) تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ کے بعد تسمیہ یعنی

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝“

(میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو کہ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے)

کا پڑھنا بھی سنت مؤکدہ ہے۔

(14) دوران تلاوت جب ایک سورت مکمل ہو جائے تو دوسری سورت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (أَعُوذُ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) کو نہ پڑھا جائے لیکن تسمیہ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) کو پڑھنا

چاہیے مثلاً کوئی شخص جب سورہ فاتحہ پڑھ لے اور پھر اس کے بعد سورہ بقرہ کو پڑھنا چاہے

تو ”الضَّالِّينَ“ کے بعد تعوذ پڑھے بغیر صرف تسمیہ پڑھے اور ”آلَمْ“ سے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع

کردے۔

(15) اگر کوئی شخص سورہ انفال سے بھی پہلے سے تلاوت کر رہا ہو یا پھر پارہ نمبر ۹ سے سورہ انفال

کی تلاوت شروع کرے اور اس سورت کے پورا ہونے کے بعد، دوران تلاوت، سورہ توبہ

آجائے تو پھر سورہ توبہ کے آغاز پر رُک کر تسمیہ بھی نہ پڑھی جائے بلکہ سورہ انفال کو مکمل کر کے

سورہ توبہ کو پڑھنا شروع کر دے۔

(16) اگر کوئی شخص تلاوت کا آغاز ہی سورہ توبہ سے کر رہا ہے تو پھر اُسے تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھنی چاہئیں۔

(17) قرآن کریم کے بعض نسخے ایسے دیکھے گئے ہیں جن میں سورہ توبہ کے حاشیے پر یہ جملہ لکھا ہوتا ہے ”اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْكُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ الْعِزَّةِ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ“ اور اس جملے کی تحریر سے مراد یہ ہوتی ہے کہ سورہ توبہ کے پڑھنے سے پہلے اس جملے کو پڑھا جائے، اس جملے کی کوئی اصل کتاب و سنت یا آئمہ مجتہدین کے ہاں نہیں ملتی اس لیے یہ جملہ نہ تو سورہ توبہ کے آغاز میں چھاپنا چاہیے، نہ ہی یہ جملہ سورہ توبہ کے حاشیے پر لکھنا چاہیے اور نہ ہی سورہ توبہ کی تلاوت سے پہلے اس جملے کو پڑھنا چاہیے۔ قرآن کریم کے حاشیے میں یہ جملہ بڑھانا گویا کہ اپنی طرف سے ایک اضافہ کرنا ہے جو کہ بڑے گناہ کی بات ہے۔

(18) اگر کوئی شخص تلاوت کرتے ہوئے قرآن کریم کا تلفظ زبان سے نہ کرے، ہونٹ بند کر کے، صرف دل ہی دل میں، نظر سے، پڑھتا رہے تو یہ تلاوت نہ ہوگی۔ تلاوت کے لیے زبان اور ہونٹوں سے تلفظ کرنا تاکہ زبان اور ہونٹوں میں حرکت پیدا ہو یہ فرض ہے۔

(19) تلاوت اونچی آواز سے کرنا مستحب اور بہتر ہے مگر کسی شخص کو ریا کاری کا خدشہ ہو یا تلاوت کی آواز بلند ہونے سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو مثلاً کسی کی نیند خراب ہوتی ہو یا کسی مریض کو تکلیف پہنچتی ہو یا اس بلند آواز کی وجہ سے لوگ پریشان ہوتے ہوں تو پھر تلاوت اونچی آواز سے کرنا حرام اور آواز کو آہستہ رکھنا فرض ہے۔ ان تمام صورتوں میں بلند آواز سے تلاوت کرنے والا گنہگار ہوگا۔ حضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری تلاوت تو اپنے رب سے سرگوشیاں کرنا ہے سو تم قرائت میں نہ تو ایک دوسرے کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ ہی کوئی شخص دوسرے شخص کے مقابلے میں اپنی آواز کو بلند کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آج کل مختلف مقامات مثلاً دکانوں، مکانوں یا مساجد وغیرہ میں

تلاوت قرآن کی کیسٹس جو اونچی آواز میں لگادی جاتی ہیں تو یہ کام درست نہیں۔ اس فعل سے بچنا نہایت ضروری ہے اور انہیں خدشات کے پیش نظر بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ نے تلاوت آہستہ آواز میں کرنے کو بہتر اور افضل لکھا ہے۔

(20) جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں وہاں اونچی آواز سے تلاوت کرنا حرام ہے تلاوت کرنے والا شخص گناہ گار ہوگا جو لوگ اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس وقت تلاوت نہیں سن سکتے، ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(21) دورانِ تلاوت جن آیات میں جہنم کا ذکر آئے تو وہاں رک کر اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا، جب جنت کا ذکر آئے تو وہاں رک کر اس میں داخلے کے لیے دعا مانگنا، جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی آیات آئیں تو وہاں رک کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا یا جن آیات کے بعد ان کے جوابات مختلف احادیث و روایات میں آئے ہیں انہیں پڑھنا مستحب ہے۔ مثلاً

(۱) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ تلاوت (نفل نماز میں) جب ان آیات کی تلاوت کرتے جن میں جہنم کا ذکر ہے تو یہ دعا مانگتے ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، وَيْلٌ لِّلَّاهْلِ النَّارِ“ (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور اہل جہنم کے لیے بربادی ہے) اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

(۲) جب تم میں سے کوئی (پ: ۲۹، سورۃ القیامہ: ۷۵، کی آخری آیت: ۴۰) اَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَدْرِ عَلٰی اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰی (کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کر دے؟) پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد بَلٰی (کیوں نہیں (یقیناً، وہ قدرت رکھتا ہے)) پڑھے۔

چنانچہ ایک روایت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آتا ہے کہ وہ جب بھی یہ آیت کریمہ اَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَدْرِ عَلٰی اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰی (پ: ۲۹، سورۃ القیامہ: ۷۵، کی آخری آیت: ۴۰) پڑھتے تھے تو اس کے بعد کہتے تھے کہ ”سُبْحَانَكَ فَبَلٰی“ (اے اللہ آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، سو کیوں

نہیں (یقیناً آپ قدرت رکھتے ہیں) لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ یہ جملہ کیوں کہتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تلاوت کے بعد یہی جملہ سنا ہے۔

(۳) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ

جب کوئی (پ: ۲۹، سورۃ المرسلات: ۷۷، کی آخری آیت: ۵۰) فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (سواس کے بعد کون سی بات ہے جس پہ وہ ایمان لائیں گے؟) پڑھے تو اسے چاہیے کہ کہے ”آمَنَّا بِاللَّهِ“ (ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے)۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (پ: ۳۰، س: ۸۷، آیت: ۱) (اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کرو، جس کی شان سب سے بلند ہے) پڑھتے تو اس کے بعد بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ (میرا پروردگار ہر عیب سے پاک، بلند شان والا ہے)

(۵) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی (پ: ۳۰، سورۃ التین: ۹۵، آیت: ۸، یعنی سورۃ التین کی آخری آیت) أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ (کیا اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران نہیں ہے؟) پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد کہے ”بَلَىٰ، وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ (کیوں نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران ہے۔)

سوان تمام مقامات پر نفلی نماز میں یا نفلی نماز کے علاوہ بھی، دوران تلاوت اس مقام پر رک کر، ان جوابات کو پڑھنا (جو کہ مندرجہ بالا روایات میں آئے ہیں) مستحب ہے۔

(22) جب قرآن کریم کی تلاوت مکمل ہو جائے اور پڑھنے والا سورۃ ناس کی تلاوت کر لے تو پھر اس آخری سورۃ کے بعد قرآن کریم دوبارہ شروع کر کے سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی





تلاوت کی جائے۔

- (28) قرآن کریم کی کسی آیت کو موسیقی کے ساتھ گانا یہ کفر کی حرکت ہے۔
- (29) کسی کافر کو اس اُمید پر قرآن حکیم پڑھانا یا اُسے تحفے میں دینا کہ وہ اسلام قبول کر لے گا یا اُسے ہدایت کی توفیق مل جائے گی، درست ہے لیکن اگر کسی کافر نے قرآن کریم کو چھونا ہو تو یہ ضروری ہے کہ وہ غسل کرے۔
- (30) عورتوں کا کسی نابینا غیر محرم مرد سے قرآن کریم پڑھنے سے بہتر ہے کہ وہ کسی عورت سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرے۔
- (31) موجودہ زمانے میں تعلیم قرآن کریم پر معلم کا اجرت لینا تمام فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔

مندرجہ بالا تمام مسائل کے حوالہ جات کیلئے ملاحظہ ہو:-

- (۱) رد المختار، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، فروع فی القراءة خارج الصلوٰۃ.
- (۲) الفتاویٰ التاتارخانیہ، کتاب الصلوٰۃ الفرائض، فصل فی القراءة، الفصل السادس عشر.
- (۳) الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الرابع فی الصلوٰۃ و التسبیح و قراءة القرآن.
- (۴) حلبی کبیر، تتمات فیما یکرہ من القرآن فی الصلوٰۃ و مالا یکرہ.
- (۵) اعلاء السنن، ابواب القراءة، باب ماجاء فی بعض آداب التلاوة.

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

☆.....☆.....☆

# قرآن حکیم کی کون کون سی سورتوں یا آیات کی

## ہر مسلمان کو

### روزانہ تلاوت کرنی چاہیے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بار بار یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے بندے اُس کو یاد کریں اور اس کا ذکر کریں۔ کیوں یاد کریں؟ اس لیے کہ انسان اپنے وجود اور ضروریات زندگی سے لے کر موت اور تنعمات تک کی ہر چیز میں اپنے مالک کا محتاج ہے۔ ہر طرح کے نفع کے لیے اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اور ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لیے اسی کے سامنے رو دیتا ہے۔ ہر مشکل پر اُسی کا درد و کھٹکھٹاتا ہے اور ہر خوشی پر دل بار بار اُسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ سو جس مالک کے ساتھ تمام منافع، محبتیں اور شکروا بستہ ہوں، چاہیے کہ ہر لمحہ اسی کی یاد میں گزرے اور چاہیے تو یہ کہ ہر بن مو، اُسی کا ذکر کرے لیکن انسان غافل ہے، بھول جاتا ہے، کئی کئی مرتبہ بھول جاتا ہے اور بھولتا بھی کس کو ہے، اُس ذات کو جسے یاد رکھے بنا کوئی چارہ نہیں۔

بہ طرف دگر، اس ذات والا صفات کا احسان بھی اور وسعت کرم بھی دیکھیے کہ اس ناشکرے انسان کی بھول اور غفلت سے درگزر کرتے ہوئے، پھر بلاتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھے یاد کرو اور کثرت سے یاد کرو کہ اسی میں تمہارا فائدہ ہے تمہاری بندگی کی شان اسی میں ہے اور میری یاد ہی، تمہاری یاد کو بقا اور روح کو شفا بخشنے گی۔

پھر سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں تو کیسے؟ ذکر کی بھی تو کئی ایک قسمیں ہیں، مثلاً نماز پڑھنا

بھی ذکر ہے، اسی کی یاد ہے۔ درود شریف کا پڑھنا بھی اسی کا ذکر ہے، تسبیحات، دعاء، استغفار، روزہ، حج سبھی اس کے ذکر اور یاد کی شانیں ہیں، تو جواب یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد کیوں نہ وہ ذکر کریں اور ان الفاظ کے ذریعے یاد کریں، جو ذکر اور الفاظ خود اسے سب سے زیادہ پسند ہیں، چنانچہ وہ ذکر ہے ”تلاوتِ قرآن حکیم“ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی روزانہ رات کو سونے سے پہلے قرآن حکیم کی کوئی سی صرف (۱۰) دس آیات پڑھ لے، تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں غافل شمار نہیں کیا جائے گا۔

اس کے ہاں انسان غافل شمار نہ ہو اور روزانہ انسان کا تذکرہ وہاں ہوتا رہے، کتنا آسان اور سادہ سانس نہ ہے کہ روزانہ رات کو صرف دس آیات کی تلاوت کر لیا کرے۔ اسی لیے خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم برابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اور پھر انہی کے واسطے سے اپنی اس اُمت کو بار بار یہ تلقین فرماتے ہیں کہ رات کو سونے سے پہلے، ان ان سورتوں یا ان آیات کو پڑھ کر ہی سونا تا کہ تم غفلت سے دور رہو اور ہر لمحہ، ہر وقت اور ہر رات رحمت و عنایات خداوندی کا مورد بنے رہو تمہارا شمار اطاعت شعاروں میں ہونے کے غافلین میں۔

ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزانہ رات کو ایک سو آیات پڑھ کر سوئے گا اس کا شمار عبادت گزار بندوں میں ہوگا۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ مغرب کے بعد سے لے کر رات کو سونے سے پہلے تک، قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ تو ہمت کر کے، تلاوت کر ہی لے تا کہ دنیا کی تکالیف و مصائب سے نجات، حسن خاتمہ، قبر کی روشنی، آخرت میں حساب و کتاب کے مراحل بخوبی طے ہونے اور پروردگار عالم کے غضب سے نجات اور حفاظت کا سامان جمع ہوتا رہے۔

تلاوت کے بارے میں شریعت کا یہ مسئلہ۔ جس سے عام طور پر لوگ بے خبر ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر عاقل و بالغ مرد و عورت کے لیے زندگی کے ہر سال میں، پورے قرآن کریم کو، دو مرتبہ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اگر کوئی شخص یہ عادت بنا لے کہ ہر سال دو مرتبہ قرآن کریم پورا نہ پڑھے، تو یہ سنت مؤکدہ

ترک کرنے کی وجہ سے وہ مسلمان مرد و عورت شدید گنہگار ہوگا۔

ایسے ہی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی کچھ سورتوں کی نشاندہی فرمائی ہے کہ انہیں ہر ہفتے یعنی جمعہ کے دن یا رات میں پڑھ لینا چاہیے اور کچھ ایسی سورتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں کہ جن کی تلاوت روزانہ رات کو سونے سے پہلے کر لینی چاہیے اور یہ بھی ہوا ہے کہ آپ بنفس نفیس خود بھی رات، آرام فرمانے سے پہلے ان سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

### رات کو سونے سے پہلے پڑھنے والی سورتیں

نمبر شمار	پارہ	سورت	کیفیت
1	15	سورۃ بنی اسرائیل	ایک مرتبہ
2	24	سورۃ زمر	ایک مرتبہ
3	مسبحات سبعہ	از سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ اعلیٰ	ایک مرتبہ
4	21	سورۃ الم السجدہ	ایک مرتبہ
5	22	سورۃ یس	ایک مرتبہ
6	25	سورۃ دخان	ایک مرتبہ
7	27	سورۃ واقعہ	ایک مرتبہ
8	29	سورۃ ملک	ایک مرتبہ
9	30	سورۃ زلزلہ	دو مرتبہ
10	30	سورۃ تکوین	سات مرتبہ

11	30	سورۃ کافرون	چار مرتبہ
12	30	سورۃ نصر	چار مرتبہ
13	30	سورۃ اخلاص	تین مرتبہ
14	30	سورۃ فلق	تین مرتبہ
15	30	سورۃ ناس	تین مرتبہ

### اس لیے ہر مسلمان کو روزانہ

(۲۱) سورۃ بنی اسرائیل: ۱۷، پ: ۲۱ اور سورۃ زمر: ۳۹، پ: ۲۴، کی تلاوت کر کے سونا چاہیے حضرت اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک بستر پر تشریف نہ لاتے تھے جب تک کہ سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر کی تلاوت نہ کر لیتے تھے۔<sup>۱</sup>

(۳) مُسَبِّحَاتُ سَبْعَہ، قرآن حکیم میں سات سورتیں ایسی ہیں جن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہوتا ہے۔ ان ساتوں سورتوں کی پہلی آیت کا پہلا لفظ ہی ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ہر عیب سے پاک ہونے اور اُس ذات اقدس کے بے عیب ہونے کا ذکر ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے سے قرآن کریم میں ان ساتوں سورتوں کو آسانی سے تلاش کیا جاسکتا ہے اور ان کی آیات کی تعداد بھی دیکھی جاسکتی ہے تاکہ ان کی تلاوت کرنے والا انسان ان آیات کا اندازہ لگا کر اپنی فرصت

<sup>۱</sup> عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصم من فتنة الدجال". (سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الكهف، رقم الحديث: ۲۸۸۶، ص: ۷۹۸).



کے وقت کے مطابق ان سورتوں کو پڑھنے یا نہ پڑھنے کا فیصلہ کر سکے۔

### مُسَبِّحَاتُ سَبْعَہ

(وہ سات سورتیں جن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہوتا ہے)

نمبر شمار	سورت	پارہ	آیات
1	بنی اسرائیل	15	111
2	الحديد	27	29
3	الحشر	28	24
4	الصف	28	14
5	الجمعه	28	11
6	التغابن	28	18
7	الاعلى	30	19

مندرجہ بالا نقشے پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان مُسَبِّحَاتُ سَبْعَہ میں سے

پہلی سورت، سورۃ بنی اسرائیل: ۱۲، پ: ۱۵، ہے اور اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں سُبْحَنَ الَّذِي

(پاک ہے وہ ذات)

دوسری سورت، سورۃ حدید: ۵۷، پ: ۲۷ ہے اور اس کا آغاز سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی

بیان کی) سے ہوتا ہے۔

تیسری سورت، سورۃ حشر: ۵۹، پ: ۲۸ ہے اور اس کا آغاز بھی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ (اللہ تعالیٰ کی

پاکیزگی بیان کی) سے ہوتا ہے۔

**چوتھی سورت، سورۃ الصّٰف: ۶۱، پ: ۲۸** ہے اور اس کا آغاز بھی سُبْحَ لِلّٰہ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کی) سے ہوتا ہے۔

**پانچویں سورت، سورۃ جمعہ: ۶۲، پ: ۲۸** ہے اور اس کا آغاز بھی یَسْبِحُ لِلّٰہ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں) سے ہوتا ہے۔

**چھٹی سورت، سورۃ تغابن: ۶۴، پ: ۲۸** ہے اور اس کا آغاز بھی یَسْبِحُ لِلّٰہ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں) سے ہوتا ہے۔

**ساتویں سورت، سورۃ اعلیٰ: ۸۷، پ: ۳۰** ہے اور اس کا آغاز سُبْحَ اسْمِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (اپنے پروردگار کی پاکیزگی بیان کیجیے جس کی شان سب سے اونچی ہے) سے ہوتا ہے۔  
یہ ساتویں سورتیں ”مُسَبِّحَاتُ سَبْعَہ“ کہلاتی ہیں۔

انسان کو چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے ان ساتویں سورتوں کو پڑھ کر سویا کرے۔  
حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو سونے سے پہلے ان ساتویں سورتوں کو پڑھ کر، آرام فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ان ”مُسَبِّحَاتُ سَبْعَہ“ میں ایک آیت کریمہ ایسی ہے جس کا پڑھنا، قرآن کریم کی ایک ہزار آیات کے پڑھنے سے بہتر ہے۔<sup>۱</sup>

یہ آیت کون سی ہے؟ اس کے بارے میں مختلف علماء کی مختلف آراء ہیں لیکن ہمت کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اس ایک آیت کی جستجو کی بجائے ان ”مُسَبِّحَاتُ سَبْعَہ“ کو روزانہ رات کو پڑھنے کا معمول بنالیں تاکہ اُس آیت کریمہ کی برکات اور ثواب کو بھی حاصل کریں اور اس ایک آیت

<sup>۱</sup> عن عرباض بن ساریہ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد، وقال: ”إن فيهن آية أفضل من ألف آية“، (سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقال عند النوم، رقم الحديث: ۵۰۱۸، ص: ۳۷۴).

کے علاوہ بقیہ تلاوت کا ثواب بھی پائیں۔

(۴) سورۃ الم السجدہ: ۳۲، پ: ۲۱، کی تلاوت کر کے سونا چاہیے خیال رہے کہ قرآن حکیم میں دو سورتیں ایسی ہیں جن کا نام ”السجدہ“ ہے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی سورت تو ”الم تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العلمین“ کی آیات سے شروع ہوتی ہے اور پ: ۲۱ میں آئی ہے اس سورت کا نمبر شمار ۳۲ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی آیت: ۱۵، آیت سجدہ ہے اور اس سورت کا مکمل نام سورۃ الم السجدہ ہے۔ جب کہ دوسری سورت حم تنزیل من الرحمن الرحیم کی آیات سے شروع ہوتی ہے اور پ: ۲۴ میں آئی ہے۔ اس سورت کا نمبر شمار ۴۱ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کی آیت: ۳۸، آیت سجدہ ہے اور اس سورت کا نام سورۃ حم السجدہ ہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو آرام فرمانے سے پہلے جس سورۃ السجدہ کی تلاوت اور سجدہ تلاوت ادا کر کے سوتے تھے وہ یہی پہلی سورت الم السجدہ: ۳۲ ہے جس کی ابتدائی آیات الم تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العلمین ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت سنن الترمذی اور سنن النسائی وغیرہ کتب حدیث میں آئی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک آرام نہیں فرماتے تھے جب تک کہ آپ سورت الم السجدہ: ۳۲ اور سورۃ الملک: ۶۷ کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔<sup>۱</sup>

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان دونوں سورتوں کو تلاوت کر لیا کرے۔ ان دونوں سورتوں کو ملا کر پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی شخص ان دونوں سورتوں کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے ستر نیکیاں عطا کریں گے، اس کے ستر گناہ معاف ہوں گے

۱۔ عن جابر: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ، ﴿الم﴾، تنزیل ﴿السجدہ﴾، و ﴿تبرک الذی

بیده الملک﴾ (الملک). (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورۃ الملک، رقم

الحديث: ۲۸۹۲، ص: ۷۹۹)

اور اس شخص کے ستر درجے بلند کیے جائیں گے۔<sup>۱</sup>

اس روایت میں جو ثواب بیان کیا گیا ہے، اصول اور قاعدے کے مطابق وہ ثواب حضرت کعب رضی اللہ عنہ باوجود صحابی ہونے کے خود سے متعین نہیں کر سکتے تھے کیونکہ کسی بھی عمل پر ثواب کی مقدار بتانا یا متعین کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ کسی اور ہستی کا، حتیٰ کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہ منصب نہ تھا کہ وہ کسی سورت، آیت یا عمل کا ثواب خود سے متعین فرما سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے وحی کے ذریعے انہیں ثواب یا درجات کی کمی بیشی کی اطلاع دی جاتی تھی اور پھر وہ اُمت کو اس سے آگاہ کرتے تھے اس اصول کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو ان دونوں سورتوں کے پڑھنے پر ستر نیکیوں کی بشارت، ستر گناہوں کی معافی اور ستر درجات کی بلندی کی جو اطلاع دی گئی ہے وہ یقیناً حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ انہوں نے یہ بات حضرت رسالت مآب صلی اللہ سے سنی ہوگی اور اسی کو بیان فرمایا ہوگا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح کی باتیں خود سے بیان نہیں فرمایا کرتے تھے۔

دوسری بات یہ بھی خیال میں ہونی چاہیے کہ عربی زبان میں ستر کا عدد کسی چیز کی کثرت کے لیے محاورہ بھی استعمال ہوتا ہے۔ یعنی عرب ستر بول کر ستر کا عدد ہی مراد نہیں لیتے تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ بے شمار۔ جیسے اردو محاورے میں بیسوں کا لفظ بیس کے معنی میں نہیں بلکہ بے شمار، ان گنت اور بہت سے، کے معنی میں بطور عدد استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان دونوں سورتوں کو پڑھے گا اسے بے شمار نیکیاں ملیں گی، ان گنت گناہ معاف ہوں گے اور درجات میں لاتعداد اضافہ ہوگا۔ اتنے کثیر انعامات کی عطا پر، کچھ روشنی اس روایت سے بھی پڑتی ہے جو کہ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”مسند الدارمی“ میں تحریر فرمائی

۱۔ عن کعب قال: من قرأ ﴿الم﴾ (۱) تنزیلاً [السجدة: ۱-۲]، و ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ بَیْدهِ الْمَلِکُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ [الملک: ۱]، کتب له سبعون حسنة، و حط عنه بها سبعون سيئة، ورفع له بها سبعون درجة. (سنن

الدارمی، باب فی فضل سورة تنزیل السجده و تبارک، رقم الحدیث: ۳۴۵۲، ج: ۴، ص: ۲۱۴۴).

ہے۔؟ ان کی لکھت کے مطابق حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ اس سورۃ مبارکہ (الم السجدہ: ۳۲) کے پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ یہ سورت عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے، جب قبر میں اس کا حساب و کتاب شروع ہوتا ہے تو یہ سورت عذاب قبر سے بھگڑتی اور اسے روکتی ہے کہ اس میت کو عذاب قبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتی ہے کہ اے اللہ اگر میں واقعی آپ کی کتاب (قرآن کریم) ہی کی ایک سورت ہوں تو میری سفارش، اس میت کے لیے قبول فرمائیں (اسے عذاب قبر نہ دیں) اور اگر میں واقعی آپ کی کتاب (قرآن کریم) میں سے نہیں ہوں تو پھر آپ مجھے اپنی کتاب سے مٹا دیں۔

پھر یہ سورۃ مبارکہ ایک پرندے کی شکل اختیار کر کے اس میت پر اپنے پروں سے سایہ کر لیتی ہے۔ اور عذاب قبر اس سورت کے پڑھنے والے سے پلٹ جاتا ہے۔<sup>۱</sup>

حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ ہی کی دوسری روایت میں آتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ان تک یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص ہمیشہ اس سورۃ الم السجدہ: ۳۲ کی تلاوت کثرت سے کرتا تھا اور اس کے مقابلے میں قرآن حکیم کی باقی سورتیں کم پڑھا کرتا تھا اور بہت گنہگار بھی تھا۔ پھر جب موت آئی تو اس سورت نے اپنے پروں کے سایے میں اُس گنہگار شخص کو لے لیا۔ اور عرض کرنے لگی کہ اے اللہ یہ شخص ہمیشہ میری ہی تلاوت زیادہ کیا کرتا تھا۔ سو آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرمائیں۔ (اور اسے معاف فرمادیں، عذاب نہ دیں) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میرے فرشتو! اچھا تو پھر میرے بندے کے جتنے گناہ ہیں، انہیں نیکیوں میں تبدیل کر دو۔ اور جنت میں اس کے درجوں کو بہت

۱۔ أن خالد بن معدان قال: إن ﴿الم﴾ (۱) تنزل الكتب لا ريب فيه من رب العلمين ﴿[السجدة: ۲، ۱]﴾ تجادل عن صاحبها في القبر تقول: اللهم إن كنت من كتابك، فشفعني فيه، وإن لم أكن من كتابك، فامحني عنه، وإنها تكون كالطير تجعل جناحها عليه، فشفع له، فتمنعه من عذاب القبر. (مسند الدارمي، باب في فضل سورة تنزيل السجدة وتبارك، رقم الحديث: ۳۴۵۳، ج: ۴، ص: ۲۱۴).



بڑھادو۔<sup>۱</sup>

یہی وجہ تھی کہ حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ رات کو سونے سے پہلے ان دونوں سورتوں (الم السجدہ: ۳۲ اور سورة الملك: ۶۷) کی تلاوت کر کے سوتے تھے۔

ان دونوں سورتوں کو جو ملا کر پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے محفوظ کر دیتی ہیں۔ اور قبر کا عذاب ہے ہی اتنا شدید کہ ہر مومن کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے اور جہاں تک ہو سکے اس سے اپنے بچاؤ کا بندوبست کرتا رہے۔ اس عذاب سے بچنے کی یہ بہت عمدہ صورت ہے کہ انسان روزانہ رات کو سونے سے پہلے اس سورۃ مبارکہ (الم السجدہ: ۳۲) کی تلاوت کر لیا کرے۔

(۵) سورۃ یس: ۳۶، پ: ۲۲، کی تلاوت روزانہ صبح یا رات کو سونے سے پہلے کرنی چاہیے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور ایک جلیل القدر تابعی ہیں، ان کی روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ یس کو دن کے ابتدائی حصے میں (یعنی بالکل صبح کے وقت) پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات زندگی کو پورا فرمائے گا۔<sup>۲</sup>

۱ عن خالد بن معدان قال: اقرؤوا المنجية، وهي ﴿الم﴾ (۱) تنزيل ﴿السجدة: ۱-۲﴾ فانه بلغني أن رجلاً كان يقرأ شيئاً غيرها وكان كثيراً الخطايا، فنشرت جناحها عليه وقالت: رب اغفر له فانه كان يكثّر قراءتي، فشفعها الرب فيه، وقال: اكتبوا له بكل خطيئة حسنة، وارفعوا له درجة. (مسند الدارمي، باب في فضل سورة تنزيل السجدة، رقم الحديث: ۳۴۵۱، ج: ۴، ص: ۲۱۴۴)

۲ عن عطاء بن أبي رباح قال: بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من قرأ ﴿يس﴾ في صدر النهار قضيت حوائجه. (سنن الدارمي: كتاب فضائل القرآن، باب في فضل ﴿يس﴾ رقم الحديث: ۳۴۶۱، ج: ۴، ص: ۲۱۵۰)

اور حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۃ یس کی تلاوت کرے، اور اس کی نیت یہ ہو کہ اس سورت (یس) کی تلاوت سے اللہ تعالیٰ اس پڑھنے والے سے راضی اور خوش ہو جائیں، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔<sup>۱</sup>

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ صبح تڑکے یا پھر رات کو سونے سے پہلے اس مبارک سورت، سورۃ یس کی تلاوت کر لیا کرے۔

اس سورت کے اور بھی بہت سے فضائل صحیح احادیث میں آئے ہیں اور اسی وجہ سے علماء کرام کا کہنا ہے کہ زندگی میں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو بار بار سورۃ یس کی تلاوت کرنی چاہیے اور کسی بھی شخص کے مرنے کے وقت بھی اس کے پاس سورۃ یس کی تلاوت کرنی چاہیے تاکہ اس آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اس شخص پر نازل ہوں، موت اور آخرت کی منزل اس کے لیے آسان ہو۔

(۶) سورۃ دخان: ۴۴، پ: ۲۵، روزانہ رات کو سونے سے پہلے اس سورت کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندے اور بندیاں ایسی ہیں جو خاص طور سے، سونے سے پہلے، اس مبارک سورت کو ضرور پڑھ لیتے ہیں کیونکہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رات کو سورۃ یس پڑھ لی صبح تک اس کی بھی بخشش ہو جائے گی<sup>۲</sup> اور جس شخص نے رات کو سورۃ

۱۔ عن جندب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”من قرأ یس فی لیلة ابتغاء وجه اللہ غفر له“۔ (صحیح ابن حبان: کتاب الصلاة، ذکر استحباب قراءة سورة یس، رقم الحديث: ۲۵۷۴، ص: ۷۴۶)

۲۔ عن الحسن سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”من قرأ یس فی لیلة أصبح مغفورا له“۔ (مسند أبي يعلى الموصلي، رقم الحديث: ۶۲۲۴، ج: ۱، ص: ۹۱)

دخان پڑھ لی صبح تک اس کے لیے لاتعداد فرشتے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔<sup>۱</sup>

(۷) سورۃ واقعہ: ۵۶، پ: ۲۷، روزانہ رات کو مغرب کے بعد یا پھر عشاء کے بعد، بہر حال سونے سے پہلے اس کی تلاوت بھی کرنی چاہیے اور فائدہ یہ ہے کہ ایسا شخص فقر و فاقہ سے محفوظ رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ہر رات کو سورۃ واقعہ پڑھ لیا کرے گا اس کی زندگی میں کبھی فقر و فاقہ نہیں آئے گا۔

چنانچہ اسی حدیث کی بناء پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو یہ فرما دیا تھا کہ وہ روزانہ رات کو سورۃ واقعہ کی تلاوت کر لیا کریں اور ان کی صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن روزانہ رات کو اس مبارک سورت کو پڑھ لیتی تھیں۔<sup>۲</sup>

ہمارے اس دور میں عوام کی اکثریت رزق کی تنگی میں مبتلا ہے۔ اور اس مصیبت کو دور کرنے کے لیے لوگ طرح طرح کے وظیفے پڑھتے، اپنے بزرگوں سے تعویذ لیتے اور دکانوں پر مختلف آیات اور طلسمات لٹکاتے ہیں، کاش کہ وہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اس وظیفے پر عمل کر لیتے اور اس مصیبت سے نجات پاتے۔ جو وظیفہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خود بتائیں کیا دنیا میں ان سے بڑھ کر بھی کوئی بابرکت وظیفہ یا تعویذ ہو سکتا ہے؟

(۸) سورۃ ملک: ۶۷، پ: ۲۹، کوروزانہ رات کو سونے سے پہلے ضرور پڑھنا چاہیے صحیح احادیث

<sup>۱</sup> عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من قرأ حم الدخان في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك". (سنن الترمذی، باب: ما جاء في فضل ﴿حم﴾ الدخان، کتاب فضائل القرآن، رقم الحديث: ۲۸۸۸، ص: ۷۹۸).

<sup>۲</sup> عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم يصبه فاقة أبدا" وكان بن مسعود يأمر بناته (يقرأنها) كل ليلة. (شعب الايمان للبيهقي، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، رقم الحديث: ۲۴۹۹، ج: ۲، ص: ۴۹۲).

میں آیا ہے کہ جو شخص بھی روزانہ رات کو سونے سے پہلے یعنی عشاء کے بعد اس سورہ مبارکہ کو پابندی سے پڑھتا رہے گا، قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

سنن ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

”یہ سورت (سورہ ملک) تو قبر کے عذاب کو روک دیتی ہے، یہ تو نجات دے دیتی ہے (کچھ سمجھے کس چیز سے نجات دے دیتی ہے؟) یہ تو قبر کے عذاب سے نجات دے دیتی ہے۔“

خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اس سورت کو پڑھنے کا ایسا اہتمام فرماتے تھے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں آتا ہے کہ آپ رات کو اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ یہ سورت (سورہ ملک) اور سورہ آلہ تنزیل (پ: ۲۱، سورہ: السجدہ: ۳۲) کی تلاوت نہیں فرمالیتے تھے۔<sup>۱</sup>

(۹) سورہ زلزله: ۹۹، پ: ۳۰، جو کہ ”إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا“ سے شروع ہوتی ہے، رات کو سونے سے پہلے اس کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔ اس سورت کی کل آٹھ (۸) آیات ہیں لیکن ان (۸) آیات کو پڑھنے کا ثواب آدھے قرآن یعنی (۱۵) پاروں کے پڑھ لینے کے ثواب

<sup>۱</sup> عن ابن عباس قال: ضرب بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خباءه على قبر وهو لا يحسب انه قبر، فإذا فيه إنسان يقرأ سورة تبارك الذي بيده الملك حتى ختمها، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، إنني ضربت خبائي على قبر وأنا لا أحسب أنه قبر، فإذا فيه إنسان يقرأ سورة تبارك الذي بيده الملك حتى ختمها. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”هي المانعة، هي المنجية تنجيه من عذاب القبر“. (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم الحديث: ۲۸۹۰، ص: ۷۹۹)

<sup>۲</sup> عن جابر: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ، ﴿الم﴾، ﴿تنزيل﴾ (السجدہ)، و ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ (الملك). (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم

الحديث: ۲۸۹۲، ص: ۷۹۹)

کے برابر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ قرآن حکیم کی مختلف سورتوں کے فضائل بیان فرمائے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا“ والی سورت کا ثواب آدھے قرآن کے برابر اور ”قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكَافِرُونَ“ والی سورت کا ثواب ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔<sup>۱</sup>

مطلب یہ ہوا کہ جو شخص سورہ زلزہ پڑھے گا تو وہ آدھا قرآن پڑھنے کے برابر ثواب پائے گا اور جو شخص سورہ کافرون کی تلاوت کرے گا اسے تقریباً ساڑھے سات پاروں کے بقدر، پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

(۱۰) سورہ تکاثر: ۱۰۲، پ: ۳۰، روزانہ رات کو سونے سے پہلے اس کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔ اس سورہ مبارکہ کی کل آٹھ (8) آیات ہیں لیکن ان کے پڑھنے کا ثواب ایک ہزار آیات یعنی قرآن کریم کے تقریباً چھٹے حصے، پانچ پاروں کے برابر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی یہ بھی نہیں کر سکتا کہ روزانہ قرآن حکیم کی ایک ہزار آیات پڑھ لیا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیات کی تلاوت کر لیا کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی سورہ تکاثر پڑھ لیا کرے۔<sup>۲</sup>

۱۔ سمعت أنس بن مالك يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ربع القرآن، و ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ ربع القرآن، و ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾ ربع القرآن. (مسند احمد، رقم الحديث: ۱۲۴۸۸، ج: ۱۹، ص: ۴۷۲)

۲۔ عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية في كل يوم، قالوا ومن يستطيع أن يقرأ ألف آية؟ قال: ما يستطيع (أحدكم) أن يقرأ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾. (شعب الإيمان، باب فضل في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، رقم الحديث: ۲۵۱۷، ج: ۲، ص: ۴۹۸).



یعنی مطلب یہ تھا کہ جب کوئی سورۃ الہکم التکاثر پڑھ لے گا تو اسے ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

(۱۱) سورۃ النہل: ۱۰۹، پ: ۳۰، انسان رات کو سونے کی غرض سے جب بستر پر آئے تو تیسویں سورت بھی پڑھنی چاہیے۔ یہ سورت چاروں قل میں ”قل“ بھی کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں چار ایسی سورتیں ہیں جو لفظ ”قل“ سے شروع ہوتی ہیں اور ان چاروں قل میں ”چار قل“ بھی کہا جاتا ہے۔ ان چار میں سے پہلی سورت

سورۃ النہل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ درخواست کی تھی کہ انہیں پڑھنے کے ثواب سے انکار نہ کریں۔ جب بستر پر آئیں تو پڑھ لیا کریں تو

سورۃ کا اعلان ہے۔<sup>۱</sup>

انسانی رات کو سونے سے پہلے پڑھ لینا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اذا جاء نصر اللہ) کو ہمت پارے، قرار دیا ہے۔ اس لیے سونے سے پہلے پڑھنے والا زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر سکے۔<sup>۲</sup>

عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”مجيء ماجاء بك“ قال: جئت لتعلمني شيئا أقوله عند منامي، قال: ”فإذا أخذت مضجعتك، فاقرأ ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ ثم نم على خاتمتها، فإنها براءة من الشرك“.(سنن الدارمي: كتاب فضائل القرآن، باب في فضل ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ رقم الحديث: ۳۴۷۰، ج: ۴، ص: ۲۱۵۵)

۲ سمعت أنس بن مالك يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ ربع القرآن،

(۱۳) سورۃ اخلاص: ۱۱۲، پ: ۳۰، سونے سے پہلے یہ پوری سورت بھی پڑھ کر سونا چاہیے۔ تلاوت کے اعتبار سے اگرچہ یہ تین آیات ہیں لیکن ان کے پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن (دس پاروں کے برابر) ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اتنی ہمت بھی نہیں کر سکتا کہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ ارشاد گرامی سننے والوں کو بہت عجیب محسوس ہوا کہ روزانہ رات کو دس پارے کون پڑھ سکتا ہے؟ چنانچہ انہوں نے عرض کیا کہ ایک رات میں 1/3 (ایک تہائی) قرآن کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قل هو اللہ احد (پوری سورۃ اخلاص) یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یعنی جس نے رات کو یہ سورۃ مبارکہ پڑھ لی تو اس نے گویا کہ ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔<sup>۱</sup>

یہ اور اس جیسی دوسری روایات کی وجہ سے علماء کرام نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے کا ثواب دس پاروں کے برابر ہے۔

اگر آسانی سے ممکن ہو تو رات کو سونے سے پہلے ایک سو مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کر لینی چاہیے۔ بظاہر یہ عمل کچھ مشکل نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس عمل کا ثواب اگر معلوم ہو جائے تو بلا شک و شبہ یہ سودا بڑا سستا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل رہے تو ایک سو دفعہ یعنی ایک تسبیح سورۃ اخلاص کی پڑھنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس دور میں بھی اللہ تعالیٰ کے بعض بندے اور بندیاں ایسی ہیں کہ ان کا رات کو

..... و ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ ربع القرآن، و ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ﴾ ربع القرآن. (مسند احمد، رقم

الحديث: ۱۲۴۸۸، ج: ۱۹، ص: ۴۷۲)

۱۔ عن أبي أيوب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أعجز أحدكم أن يقرأ في ليلة ثلث القرآن؟ من قرأ: ﴿قل هو الله أحد، الله الصمد﴾ فقد قرأ ثلث القرآن" (سنن الترمذی، کتاب فضائل

القرآن، باب ما جاء في سورة الاخلاص، رقم الحديث: ۲۸۹۶، ص: ۸۰۰)

سونے سے پہلے کا روزمرہ معمول اس ایک نتیجے سے کہیں زیادہ کا ہے۔

ایک سومرتبہ ”قل هو اللہ احد“ پڑھنے پر جو انعام ملتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سونے سے پہلے ایک سومرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو جب قیامت آئے گی، اللہ تعالیٰ اُس دن اس پڑھنے والے بندے سے کہے گا کہ میرے بندے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف والی جنت میں چلا جائے۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جو شخص روزانہ دو سومرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لے، اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرضہ معاف نہیں ہوتا۔ قرض چونکہ حقوق العباد میں سے ہے اس لیے اس کا استثناء کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو یہ عمل کرنا چاہیے۔ رحمت باری تعالیٰ کے لیے کیا مشکل ہے کہ انسان کے اس دو سومرتبہ کے پڑھنے کو قبول فرمالے اور پچاس برس تک جو گناہ کیے ہیں، ان کی بخشش کا سامان ہو جائے۔

اگر کسی شخص کے لیے روزانہ ایک سو بار یا دو سو بار سورۃ اخلاص کی تلاوت مشکل ہو جائے تو پھر اسے چاہیے کہ کم سے کم پچاس مرتبہ تو اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کر ہی لے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۃ اخلاص کو پچاس مرتبہ پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اس شخص کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۱۵، ۱۴) سورۃ فلق: ۱۱۳، پ: ۳۰ اور سورۃ ناس: ۱۱۴، پ: ۳۰، یہ دونوں قل بھی رات کو

۱۔ عن أنس بن مالك، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ”من أراد أن ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرأ ﴿قل هو الله احد﴾. مائة مرة إذا كان يوم القيامة يقول له الرب: يا عبدي ادخل على يمينك الجنة. (سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الاخلاص، رقم الحديث: ۲۸۹۸، ص: ۸۰۱).

سونے سے پہلے پڑھ کر سونے چاہئیں۔ کئی مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ خود انسان اور کبھی بچے خواب میں ڈر جاتے ہیں۔ اور کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ جنات اور شیاطین کی شرارتیں بھی انسان محسوس کرتا ہے وہ بچوں کو کیا اور بڑوں کو کیا، سبھی کو تنگ کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں کی وجہ سے کبھی تو نیند اُچٹ جاتی ہے اور کبھی پریشان کن خیالات خلل انداز ہوتے ہیں سوان تمام پریشان کن حالات اور تکالیف سے نجات حاصل کرنے کے لیے سونے سے پہلے (۱) ایک مرتبہ پوری سورۃ اخلاص (۲) ایک مرتبہ پوری سورۃ فلق (قل اعوذ برب الفلق) اور (۳) ایک مرتبہ پوری سورۃ ناس (قل اعوذ برب الناس) یہ تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ایسے ملا کر جیسے کہ دعا مانگتے وقت ہاتھوں کو آپس میں ملایا جاتا ہے، اور پھر ان (دونوں ہاتھوں) میں پھونک کر اپنے یہ دونوں ہاتھ پہلے اپنے سر پھر چہرے پھر جسم کے اگلے حصے اور پھر جسم کے پچھلے حصے پر جہاں تک ہو سکے، پھیر کر لیٹنا چاہیے اور یہ عمل تین مرتبہ کرنا چاہیے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سونے سے پہلے یہ تھا کہ جب آپ رات کو آرام فرمانے کے لیے، اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے (جیسے کہ دعا مانگتے وقت دونوں ہاتھوں کو ملا لیا جاتا ہے) پھر یہ تینوں آخری قل (۱) قل هو اللہ احد (۲) قل اعوذ برب الفلق (۳) قل اعوذ برب الناس) پورے، زبانی پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونک لیتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہلے سر پر، پھر چہرہ انور پر پھر اپنے جسم مبارک کے سامنے حصے پر اور اس کے بعد جہاں تک جسم پر آپ کے ہاتھ پہنچ سکتے، پھیرتے اور یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے تھے۔<sup>۱</sup>

۱۔ عن عائشة: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه، ثم نفث فيهما، فقرأ فيهما: ﴿قل هو الله أحد﴾ و﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ و﴿قل أعوذ برب الناس﴾ ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده، يبدأ بهما على رأسه ووجهه، وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات. (صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، رقم الحديث: ۵۰۱۸، ج: ۳،

اس لیے چاہیے کہ انسان خود بھی یہ عمل کرے اور وہ بچے جو ان آیات قرآنی کو خود نہ پڑھ سکتے ہوں، ان کے بڑے ان پر ایک مرتبہ یہ تینوں قل پڑھ کر اپنے ہاتھ ان بچوں پر پھیر دیں۔ پھر دوسری مرتبہ یہی عمل کریں اور پھر تیسری مرتبہ بھی یہی عمل کر لیا جائے۔

اس طرح رات کو سونے سے پہلے تلاوت کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے اور اگر جنات و شیاطین کی شرارتوں یا ان کے اثرات کی وجہ سے نیند نہ آرہی ہو تو، نیند بھی آ جاتی ہے۔

### نیند نہ آنے کے مرض کی ایک دعا جو حدیث میں آئی ہے

نیند نہ آنے کے معاملے میں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھی یہی شکایت تھی کہ انہیں رات کو نیند نہیں آتی تھی۔ اپنی اس بیماری کا تذکرہ انہوں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ جب آپ بستر پر لیٹیں تو یہ دعا مانگ لیا کریں۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَمْتُ وَرَبَّ الْاَرْضَيْنِ وَمَا اَقْلَمْتُ وَرَبَّ  
الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا اَنْ يَّفْرُطَ  
عَلَيَّ اَحَدٌ اَوْ اَنْ يَّبْعِي عَلَيَّ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۚ

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان کے نیچے کی وہ تمام چیزیں جن پر ان آسمانوں کا سایہ پڑ رہا ہے، کے پروردگار، اور زمینیں اور ان زمینوں نے جن جن چیزوں کو اٹھا رکھا ہے، ان سب کے پالنے والے اور شیاطین اور جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں، اس مخلوق کے بھی پالنے والے، اپنی اس ساری مخلوق کے شر سے مجھے اپنی حفاظت اور پناہ میں لے لے، اس طرح سے کہ آپ کی ساری مخلوق میں سے

کوئی بھی مجھ پر ظلم اور زیادتی نہ کرے۔ بہت عزت والا اور محفوظ ہے وہ شخص جو آپ کی پناہ میں ہے۔ آپ کی تعریف بہت زیادہ اور آپ کی شان بہت بلند ہے۔ آپ کے علاوہ کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے اور سچی بات تو یہ ہے کہ بس تو ہی ہے جو عبادت کے لائق ہے۔

سواگر کسی مرد و عورت کو رات کو نیند نہ آنے کی شکایت ہو تو انہیں آخری تینوں قل پڑھنے اور جسم پر دم کرنے کے بعد اس دعا کو بھی مانگ لینا چاہیے۔

### ایک اہم تنبیہ

گذشتہ تحریر میں جو بہت سی سورتوں کے پڑھنے پر بہت زیادہ اجر و ثواب کا تذکرہ کیا گیا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب دینے کے پیمانے اور اس کے خزانے ہمارے وہم و گمان سے کہیں زیادہ وسیع ہیں۔ وہ ذات جس عمل پر جتنا چاہے ثواب مرتب فرمائے، کون ہے جو اس کی عطا پر پابندی لگا سکے؟ اور کس کی جرأت ہے کہ اس کی عنایات و نوازشات کو روک سکے؟

ان چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اتنا زیادہ ثواب دیکھ کر ہی تو بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ جب بھی اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ اور امت مسلمہ کے عام مسلمانوں یا اپنے دوستوں اور اعضاء و اقرباء کے لیے ایصالِ ثواب کرنا چاہیے۔ تو (۱) آية الكرسي کو چار مرتبہ (۲) سورۃ زلزله دو مرتبہ (۳) سورۃ تکوین سات مرتبہ (۴) سورۃ کافرون چار مرتبہ اور (۵) سورۃ نصر چار مرتبہ، (۶) سورۃ اخلاص تین مرتبہ، پڑھ لیا کرے کہ ان سب آیات اور سورتوں کے پڑھنے میں وقت تو بہت تھوڑا لگتا ہے لیکن خود پڑھنے والے اور جن کے لیے ایصالِ ثواب کیا جا رہا ہے ان مرحومین کو، ثواب بہت ملتا ہے۔

## روزانہ رات کو سونے سے پہلے پڑھنے والی آیات

قرآن حکیم کی ان سورتوں کے بعد اب ان آیات کی تفصیل دی جا رہی ہے جو کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے پڑھتے تھے اصولاً تو ہر مسلمان کو یہ چاہیے کہ ان سورتوں اور آیات کو پڑھنا، اپنا یومیہ ورد بنالے لیکن اگر کوئی شخص اپنی قلت فرصت یا مصروفیات کے باعث، یہ سورتیں نہ پڑھ سکے تو کم سے کم ان آیات کی تلاوت تو ضرور ہی کر لے کہ اس میں کچھ وقت بھی نہیں اور وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے۔

نمبر شمار	پارہ	آیات	کیفیت
1	3	سورۃ اية الكرسي	مختلف اوقات میں گیارہ مرتبہ
2	3	۱۰ آیات	ایک مرتبہ
3	3	سورۃ بقرہ کا آخری رکوع	ایک مرتبہ
4	4	سورۃ ال عمران کا آخری رکوع	ایک مرتبہ
5	15-16	سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات	ایک مرتبہ صبح و شام
6	24	سورۃ مومن کی ابتدائی دو آیات	ایک مرتبہ صبح و شام
7	28	سورۃ حشر کی آخری تین آیات	صبح و شام

(۱) آیت الکرسی، پ: ۳، س: البقرہ، آیت: ۲۵۵، مختلف احادیث میں اس آیت مبارکہ کے بہت سے فضائل آئے ہیں اس لیے رات کو سونے سے پہلے اسے بھی پڑھ لینا چاہیے۔ ایک طویل روایت میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو رُبع قرآن، قرآن کریم کا چوتھا حصہ قرار دیا ہے<sup>۱</sup>۔ یعنی تقریباً ساڑھے سات پارے۔ اس لیے بعض اہل علم کا خیال یہ ہے کہ اس

۱۔ مسند احمد، تتمہ مسند انس بن مالک، رقم الحدیث: ۹، ۱۳۳۰، ج: ۲۱، ص: ۳۲۰۔

آیت الکرسی کورات سونے سے پہلے چار مرتبہ پڑھنا چاہیے۔

صحیح بخاری کی ایک اور طویل روایت کے مطابق جب کوئی شخص رات کو آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے تو ایک فرشتہ صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت الکرسی کو صبح و شام دونوں اوقات میں پڑھنا چاہیے۔<sup>۱</sup>

المعجم الاوسط میں یہ روایت بھی آئی ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو شخص بھی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا رہے گا اسے سوائے موت کے اور کوئی بھی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکے گی۔<sup>۲</sup>

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنی چاہیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس وقت؟ آیا نماز کے فرائض کے فوراً بعد یا پھر سنن و نوافل کی ادائیگی کے بعد؟ حنفی فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں جتنے بھی اس طرح کے وظائف نماز کے بعد پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ فرائض، واجبات، سنن اور نوافل کے بعد ہی ان کو پڑھنا چاہیے۔<sup>۳</sup>

۱۔ فقہال: إذا أويست إلى فراشك، فاقراء آية الكرسي: "اللهم لا إله إلا هو الحي القيوم". حتى تختتم الآية فإنك لن يزال عليك من الله حافظ، ولا يقربنك شيطان حتى تصبح. (صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم الحديث ۵۰۱۰، ص: ۱۰۵۶).

۲۔ عن أبي أمامة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة إلا أن يموت". (المعجم الأوسط، من اسمه موسى، رقم الحديث ۸۰۶۸، ج: ۶، ص: ۷۹).

۳۔ وامام ورد من الاحاديث في الاذكار عقيب الصلوة فلا دلالة فيها على الاتيان بها عقيب الفرض قبل السنة بل تحمل على الاتيان بها بعد السنة ولا يخرجها تحلل السنة بينها وبين الفريضة عن كونها بعدها وعقيبها لان السنة من الواحق الفريضة وتوابعها ومكملاتها فلم تكن اجنبية منها فما .....



سو آیت الکرسی کو بھی نماز مکمل ہونے کے بعد ہی پڑھا جائے گا اب غور کیجیے کہ جب کوئی شخص دن اور رات میں پانچوں نماز کے بعد پانچ مرتبہ اور صبح و شام دو مرتبہ اور پھر سونے سے پہلے چار مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا تو دن اور رات میں یہ آیت مبارکہ کل گیارہ مرتبہ (11=4+2+5) پڑھی جائے گی اور اس طرح ان تمام روایات پر عمل ہو جائے گا جو مختلف احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

(۳۲) سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات: ۲۸۵، ۲۸۶، یہ آیات امن الرسول سے لے کر سورۃ بقرہ کے آخر تک کی ہیں انہیں روزانہ رات کو سونے سے پہلے پڑھنا چاہیے۔ بعض حضرات نے ان دو آیات کی بجائے سورۃ بقرہ کا آخری رکوع، کہا ہے، یہ بھی درست ہے اس لیے کوئی شخص آخری دو آیات پڑھے یا پورا رکوع جو کہ تین آیات پر مشتمل ہے، دونوں صورتیں درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو

.....یفعل بعدها يطلق عليه انه فعل بعد الفريضة وعقيبتها وقول عائشة مقدار ما يقول الخ يفيد ان ليس المراد انه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد زمانا يسع ذلك المقدار ونحوه من القول تقريبا فلا ينافي مافى الصحيحين عن المغيرة انه عليه الصلوة والسلام كان يقول فى دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير، اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجدمنك الجد وكذا ماروى مسلم وغيره عن عبدالله بن الزبير كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم من صلاة قال بصوته الاعلى لا اله الا الله وحده لا شريك له لها الملك وله الحمد وهو على كل شىء قدير ولا حول ولا قوة الا بالله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون لان المقدار المذكور من حيث التقريب دون التحديد قد يسع كل واحد من نحو هذه الا ذكار لعدم التفاوت الكثير بينهما وكون التقدير بالتقريب فى التخمين دون التحديد والتحقيق والله اعلم. (غنية المتملي فى شرح منية المصلي المشتهر بشرح الكبير، ص: ۳۴۲)

صحیح عقیدے، اپنا خاص قرب، بہت وسیع رحمت اور بڑی جامع دعا کی حیثیت سے نازل فرمایا ہے۔ ان دونوں آیات کو پڑھ لینے پر کیا کچھ ملتا ہے؟ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بھی سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کو رات (سونے سے پہلے) پڑھ لے گا، وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔<sup>۱</sup>

اس حدیث میں کافی ہو جانے سے مراد یا تو یہ ہے کہ اس پڑھنے والے شخص کو پوری رات کی عبادت کا ثواب دلانے کے لیے بس یہ دو آیات ہی کافی ہو جائیں گی۔ اور یا پھر مراد یہ ہے کہ اس تمام رات میں ہر طرح کے شر سے حفاظت کے لیے یہ دو آیات ہی کافی ہو جائیں گی۔

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تو ان آیات کو رات سونے سے پہلے پڑھنے کی اتنی زیادہ اہمیت بیان فرماتے تھے کہ ارشاد ہوا جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہو اور وہ مسلمان ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ روزانہ رات کو سورۃ بقرہ کی آخری دونوں آیات اور ایۃ الکرسی کو پڑھے بغیر سو جائے۔ یہ خزانے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے نیچے سے نکال کر (اس امت کو) دیئے ہیں۔<sup>۲</sup>

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے ان خزانوں سے محروم تو بس وہی شخص رہ سکتا ہے جو اپنی عقل سے کام نہ لے اور رات کو سونے سے قبل ان آیات اور ایۃ الکرسی کو نہ پڑھے۔

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سونے سے پہلے ایۃ الکرسی کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔ لیکن اگر اللہ کی توفیق شامل ہو اور انسان ہمت کرے تو سورۃ بقرہ کی ان آیات اور ایۃ الکرسی کے ساتھ کچھ مزید

۱۔ عن أبي مسعود رضي الله عنه قال: النبي صلى الله عليه وسلم ”من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه“.(صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم الحديث: ۵۰۱۰، ج: ۳، ص: ۵۶۹)

۲۔ عن علي، قال: ما أرى أحدا يعقل، بلغه الإسلام، ينام حتى يقرأ آية الكرسي، و خواتيم سورة البقرة، فإنها من كنز تحت العرش.(تفسير ابن كثير، سورة البقرة، آيت (۶-۲۸۵، ج: ۱، ص: ۶۷۱).

آیات پڑھنے کا وہ معمول بنالے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ان روایات میں آیا ہے جنہیں مسند الدارمی میں نقل کیا گیا ہے۔ وہ یہ فرماتے تھے کہ انسان کو چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے سورۃ بقرہ کی دس آیات کی اس ترتیب سے تلاوت کرے۔

(۱) سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیات اَلَمْ سے لے کر هُمْ يُوقِنُونَ (پ: ۱، س: البقرہ، آیات نمبر: ۱-۴) تک۔

(۲) پھر آیت الکرسی سمیت تین آیات یعنی اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سے لے کر هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ (پ: ۳، س: البقرہ، آیات نمبر: ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷) تک۔

(۳) اور پھر اسی سورۃ مبارکہ کی آخری تین آیات لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ سے لے کر عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ (پ: ۳، س: البقرہ، آیات ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶) تک تو اس کے چار فائدے ہوتے ہیں۔

(۱) یہ کہ جس گھر میں یہ عمل کیا جائے وہاں رات سے لے کر صبح تک شیاطین و جنات داخل نہیں ہو سکتے۔<sup>۱</sup>

بہت سے لوگ شیطانی اثرات اور جنات کی شرارتوں کی وجہ سے رات کو ڈر جاتے ہیں اور بہت مرتبہ بچے بھی بے چینی سے رات گزارتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان شیطانی اور جناتی اثرات سے حفاظت کا حل بتا دیا کہ رات کو سونے سے پہلے سورۃ بقرہ کی مندرجہ بالا دس آیات اس

۱۔ قال عبد اللہ: ،من قرأ عشر آیات من سورة البقرة فی ليلة، لم یدخل ذلك البيت شیطان تلك الليلة حتی یصبح: أربعا من أولها، وآية الكرسي وآيتين بعدها، وثلاثاً خواتيمها، أولها: ﴿لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوا مَافِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخَفُّوْهُ یَحَاسِبْکُمْ بِهٖ اللّٰهُ فِیَغْفِرْ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبْ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ (البقرہ: ۲۸۴) (مسند دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل اول سورة البقرة وآية الكرسي، رقم الحديث: ۳۴۲۵، ج: ۴، ص: ۲۱۲۹)۔

ترتیب سے پڑھ لی جائیں تو پڑھنے والا خود اور اس کے اہل و عیال بھی محفوظ رہیں گے۔

(۲) یہ کہ کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا بعض اوقات رات کے اندھیرے میں کوئی کیڑا یا جانور کاٹ لیتا ہے، بعض اوقات کوئی انسان یا اس کی کوئی بات پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ سو جب کوئی شخص ان دس آیات کی اس ترتیب سے تلاوت کرے گا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمانے کے مطابق، ان شاء اللہ جانوروں اور انسانوں کے شر سے بھی محفوظ رہے گا۔

(۳) یہ دس آیات کسی دیوانے پر پڑھ کر پھونک دی جائیں تو اس کی حالت میں بہتری آجائے گی<sup>۱</sup>۔ دیوانگی بھی ایک دماغی خلل ہے اور مختلف انسانوں کو جو نفسیاتی بیماریاں ہوتی ہیں وہ بھی اکثر و بیشتر دماغی امراض ہی ہوا کرتے ہیں بعض اوقات انسان ان چیزوں کا دیوانہ ہو جاتا ہے، جو چیزیں انسان کی دولت اور صحت کو بھی برباد کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بھی انتہائی معصیت اور نافرمانی پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ایسے دیوانے لڑکے، لڑکیوں اور انسانوں پر بھی اگر یہ آیات پڑھ کر روزانہ رات کو دم کر دی جائیں تو اُمید ہے کہ اُن کی دیوانگی میں بھی کمی آئے گی اور اللہ تعالیٰ راہ ہدایت دے گا۔

(۴) سونے سے پہلے یہ دس آیات پڑھنے والا قرآن کریم کو نہیں بھولتا۔<sup>۲</sup>

قرآن کریم کے بھولنے کے بھی کئی درجات ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ کوئی شخص حفظ کرے اور اسے بھول جائے یا پھر قرآن کریم کا کوئی خاص حصہ یا کچھ سورتیں یاد کرے اور پھر انہیں بھول جائے یا محض ناظرہ

۱۔ عن ابن مسعود قال: من قرأ أربع آیات من أول سورة البقرة، وآية الكرسي، وآيتان بعد آية الكرسي، وثلاثاً من آخر سورة البقرة، لم يقربه ولا أهله يومئذ شيطان، ولا شيء يكرهه، ولا يقرآن على مجنون إلا أفاق. (مسند دارمی، باب فضل أول سورة البقرة وآية الكرسي، رقم الحديث: ۳۴۲۶، ج: ۴، ص: ۲۱۳۰).

۲۔ عن السمغيرة بن سبيع وكان من أصحاب عبد الله قال: من قرأ عشر آیات من البقرة عند منامه، لم ينس القرآن: أربع آیات من أولها، وآية الكرسي، وآيتان بعدها، وثلاث من آخرها. (مسند دارمی، كتاب فضائل القرآن، باب فضل أول سورة البقرة وآية الكرسي، رقم الحديث: ۳۴۲۸، ج: ۴، ص: ۲۱۳۱).

قرآن کریم پڑھا تھا اور اب ناظرہ بھی نہ پڑھ سکے تو چاہیے کہ ہر انسان روزانہ رات کو سونے سے پہلے..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے مطابق..... سورہ بقرہ کی یہ دس آیات پڑھنا اپنا معمول بنالے تاکہ مرتے دم تک قرآن کریم کی تلاوت کر سکے اور اسے بھولنے نہ پائے۔

(۴) سورہ آل عمران کا آخری رکوع، پ: ۴، آیات: ۱۹۰-۲۰۰، روزانہ رات کو سونے سے پہلے ”ان فی خلق السموات والارض“ سے لے کر اس سورت کی آخری آیت تک، کو بھی پڑھ کر سونا چاہیے۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص بھی رات کو اس رکوع کو پڑھے گا، اس شخص کو پوری رات کی نماز اور قیام کا ثواب ملے گا۔ کسی سورت یا آیت کو پڑھنے پر کیا ثواب ملتا ہے، یہ بتانا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے تو کیا خود اپنے طور سے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی ممکن نہ تھا کیونکہ یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہی ہے کہ وہ ہی کسی آیت یا سورت کا ثواب متعین فرمائے اور پھر اس کی اطلاع اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو دے اور وہ اپنی امت کو بتادیں اس لیے یقیناً امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یہ فضیلت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اور پھر اس فضیلت کو بیان فرمایا ہوگا۔

متعدد احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب نماز تہجد کے لیے بیدار ہوتے تھے تو آنکھ کھلنے کے بعد وضو کرنے سے بھی پہلے اس رکوع کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

سورہ بقرہ کے آخری رکوع کی طرح اس رکوع میں بھی بہت سی دعائیں ہیں اور غالباً اس وجہ سے اس رکوع کی اتنی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

(۵) سورہ کہف: ۱۸، پ: ۱۵، کی ابتدائی اور آخری دس آیات، ”دَجَل“ کے معنی عربی زبان میں ”جھوٹ بولنے“ اور ”مکر کرنے“ کے آتے ہیں۔ ”تَدَجِيلُ“ کے معنی ہیں ”سونے کا ملمع

چڑھانا، پچھلے زمانے میں کوئی برتن یا تلوار وغیرہ جو لوہے کی دھات کی بنی ہوئی ہوتی تھی، اس پر سونے کا پانی چڑھا دیا جاتا تھا تاکہ دیکھنے والا اسے سونے کا برتن یا سونے کی تلوار سمجھے۔ تو اس عمل کو ”تَدَجِيلٌ“ کہتے تھے اور پھر آہستہ آہستہ ان الفاظ (دَجَلٌ، تَدَجِيلٌ) کا اطلاق ایسے شخص پر بھی ہونے لگا جو کہ دجل اور فریب کی حرکتیں کرے یعنی حقائق کو چھپائے اور جو کچھ ظاہر کرے، وہ جھوٹ اور باطل ہو۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں خبر دی ہے کہ قرب قیامت کے زمانے میں یہ دجل (فریب، دھوکہ) عام ہو جائے گا۔ کسی صاف گو اور طبعاً شریف انسان کے لیے زندگی دشوار ہو جائے گی اور اکثر و بیشتر لوگ دجال صفت ہوں گے حتیٰ کہ ایسے لوگوں کا سردار اور پیشوا دَجَالٌ ظاہر ہو جائے گا جو کہ دھوکہ بازی میں اپنے تمام پیشروں سے سبقت لے جائیگا۔

اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک نظام ہے کہ جہاں آگ ہے، وہاں اس سے بچنے کا بھی انتظام ہے اور جہاں دھوکہ ہے، وہاں اسکی قلعی کھولنے کا بھی بندوبست ہے۔ چنانچہ اس قانون کے تحت یہ ضروری تھا کہ جہاں احادیث میں آخری زمانے میں دجل و فریب کے عام ہونے کی خبر دی گئی ہو، وہاں یہ بھی بتایا گیا ہو کہ آخر اس دجل سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ متعدد احادیث میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت میں اس دجل و فریب سے بچنے کے لیے سورہ کہف کی تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس سورت کا پڑھنا اور اس کی تلاوت انسان کو ان دھوکوں سے محفوظ رکھے گی۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت آئی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات پڑھتا رہے گا، وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا اور یہیں پر دوسری روایت میں آیا ہے کہ یہ دس آیات، سورہ کہف کی آخری دس آیات ہیں اور سنن ترمذی میں دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کیلئے اسی سورہ مبارکہ کی

۱۔ عن أبي الدرداء: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ”من حفظ عشر آيات من أول سورة.....“

ابتدائی تین آیات کے پڑھنے کا حکم آیا ہے۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ انسان روزانہ صبح و شام سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات کی تلاوت اپنا معمول بنالے تاکہ بڑے اور چھوٹے تمام دجالوں اور دھوکہ دینے والے انسانوں کے شر سے محفوظ رہے۔

(۶) سورہ مومن یا سورہ غافر (ایک ہی سورت کے دو نام ہیں) پ: ۲۴، س: ۴۰ کی پہلی دو آیات، سنن ترمذی کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی حم تنزيل الکتب من اللہ العزیز العظیم سے لے کر الیہ المصیر تک اور پھر ان دو آیات کے ساتھ آیت الکرسی بھی ملا کر پڑھ لے گا، تو اگر وہ صبح کو پڑھے تو شام تک اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اس کی (ہر مصیبت) سے حفاظت کی جاتی ہے۔ اسی روایت سے معلوم ہوا کہ صبح و شام یہ دو آیات اور آیت الکرسی کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔

(۷) سورہ حشر، پ: ۲۸، س: ۵۹، کی آخری تین آیات: ۲۲ تا ۲۴، رات کو سونے سے پہلے ان تین آیات کی تلاوت بھی کرنی چاہیے جو کہ هو اللہ الذی لا الہ الا هو سے لے کر سورہ کے آخری حرف تک ہیں کیونکہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی سورہ حشر کا آخری حصہ دن یا رات کو

..... الکھف، عصم من الدجال“ (صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل سورة

الکھف و آية الكرسي، رقم الحديث: ۱۸۸۳، ص: ۳۱۵)۔

۱۔ عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ”من قرأ ثلاث آيات من أول الکھف عصم من فتنة الدجال“۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الکھف، رقم الحديث: ۲۸۸۶، ص: ۷۹۸)۔

۲۔ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”من قرأ ﴿حم﴾ المؤمن - إلى ﴿إليه المصير﴾ وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي، ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح“۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة البقرة و آية الكرسي، رقم الحديث: ۲۸۷۹، ص: ۷۹۶)۔

پڑھ لے گا اور پھر اس دن یا رات میں اگر اسے موت آجائے تو جنت میں اس کا داخلہ ضرور ہو جائے گا۔<sup>۱</sup>  
 اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جو شخص بھی سورہ حشر کی آخری آیات کو صبح پڑھ لے تو شام تک اور شام کو پڑھ لے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے (ستر ہزار) اس کے لیے دعا مانگتے رہتے ہیں۔<sup>۲</sup>

سورہ حشر کی یہ تین آیات پڑھنے میں تو شاید ایک منٹ سے بھی کم وقت لگے گا لیکن انسان غور کرے کہ ان کی فضیلت کتنی ہے، فرشتوں کی دعاؤں میں شمولیت ملتی ہے اور اگر ان آیات کو پڑھ کر موت آجائے تو کس قدر نفع کا سودا ہے۔

**مسئلہ:** یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ شریعت کی رو سے رات مغرب کے بعد شروع ہو جاتی ہے۔ اس لیے جتنی بھی روایات میں یہ آیا ہے کہ ان آیات یا سورتوں کو رات سونے سے پہلے پڑھ لینا چاہیے، ان روایات پر عمل کی پہلی صورت تو یہ ہے کہ انسان تمام وظائف و اوراد کو مغرب کے بعد پڑھ لے۔ دوسری اور زیادہ بہتر صورت یہ ہے کہ انہیں عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لیا جائے۔ کیونکہ بعض مرتبہ انسان بالکل سونے سے پہلے اس حالت میں نہیں ہوتا کہ قرآن کریم کی تلاوت کر

۱۔ حدثنا أبو أمامة الباهلي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ خواتيم الحشر في ليل أو نهار فمات من يومه أو ليلته فقد أوجب الجنة. (شعب الإيمان للبيهقي، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، رقم الحديث ۲۵۰۱، ج: ۲، ص: ۴۹۲).

۲۔ عن معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من (قال) حين يصبح أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وقرأ الثلاث من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي ومن قالها مساءً أمثل ذلك. (شعب الإيمان للبيهقي، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور والآيات، رقم الحديث ۲۵۰۲، ج: ۲، ص: ۴۹۲).



سکے۔ اور تیسری صورت یہ ہے کہ ٹھیک سونے سے پہلے انسان اپنے بستر پر جا کر با وضو حالت میں ان اور ادو وظائف کو پڑھ لے۔

ان تینوں صورتوں میں سے جس صورت کو بھی اختیار کر لیا جائے، پڑھنے والا ان مستحب اور پسندیدہ طریقوں پر عمل بھی کر لے گا اور اسے ان شاء اللہ ثواب بھی ملے گا۔

### جمعرات کے دن غروب آفتاب کے بعد سے لے کر جمعہ کے دن

#### غروب آفتاب سے پہلے تک پڑھی جانے والی سورتیں

ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ شریعت میں جمعہ کے دن کی کتنی اہمیت آئی ہے۔ اس مبارک دن میں اجتماعی طور پر نماز پڑھنا اور قرآن حکیم کی ان سورتوں کی تلاوت کرنا، جن کی تلاوت کا حکم حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا میں مزید اضافے کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی مصروفیات میں سے اتنا وقت فارغ کر لے کہ جمعرات کے دن سورج ڈوبنے کے بعد سے لیکر جمعہ کے دن سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے پانچ سورتوں کی تلاوت تو کر ہی لے۔

نمبر شمار	پارہ	سورت	کیفیت
1	3	سورۃ ال عمران	ایک مرتبہ
2	11	سورۃ ہود علیہ وعلی نبینا الصلاة والسلام	ایک مرتبہ
3	15	سورۃ کہف	ایک مرتبہ
4	22	سورۃ یس	ایک مرتبہ
5	25	سورۃ دخان	ایک مرتبہ

①

## سورۃ ال عمران

قرآن حکیم کے تیسرے پارے میں سورۃ ال عمران: ۳ کی تلاوت کرنی چاہیے اور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جمعرات کے دن مغرب کے بعد اور یا پھر جمعہ کے دن صبح جتنی بھی جلدی اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت ہو سکے، کر لینی چاہیے تاکہ اس رات اور دن میں اس سورت کی تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی برکات نازل ہوتی ہیں اور اس کے فرشتوں کی جتنی بھی دعائیں حاصل ہو سکتی ہیں ان سب میں وافر حصہ ملے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن سورۃ ال عمران کی تلاوت کرے گا، جمعہ کے دن کا سورج ڈوبنے تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں اور فرشتوں کی طرف سے اس کے لئے دعا جاری رہے گی۔

اب اگر کوئی شخص جمعرات کے دن مغرب کے بعد سے لیکر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک جس وقت بھی اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کرے گا اسے ان رحمتوں اور دعاؤں میں اتنا ہی زیادہ حصہ ملے گا کیونکہ اس قسم کے امور میں دن سے پہلے آنے والی رات بھی شرعاً دن ہی کے حکم میں داخل سمجھی جاتی ہے۔

②

## سورۃ ہود (علیہ وعلى نبینا الصلاة والسلام)

قرآن حکیم کے گیارہویں پارے میں سورۃ ہود علیہ الصلاة والسلام: ۱۱ کی تلاوت کرنی چاہیے۔ حضرت

۱۔ عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "من قرأ السورة التي يذكر فيها آل عمران يوم الجمعة، صلى الله عليه وملائكته حتى تغيب الشمس". (المعجم الأوسط، من اسمه محمد، رقم الحديث: ٦١٥٧، ج: ٤، ص: ٣٣٤).

کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن سورہ ہود کی تلاوت کیا کرو۔<sup>۱</sup>

جمعہ کو سورہ ہود علیہ السلام کے پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے یا کتنا ثواب ملتا ہے؟ یہ تو کسی روایت میں نہیں مل سکا لیکن اگر کوئی شخص اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے سورہ ہود کی تلاوت بروز جمعہ کر لیا کرے تو کیا یہی کوئی کم فائدہ ہے کہ اس شخص کو اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے حکم کی تعمیل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی کسی بے کار کام کا حکم نہیں دیا کرتے تھے۔ سو جب انہوں نے فرمایا کہ جمعہ کے روز سورہ ہود علیہ الصلاۃ والسلام کی تلاوت کیا کرو تو یقیناً اس میں بھی ہم امتیوں کا کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہوگا۔ اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ اس حکم کی تعمیل بھی کر لی جائے۔

(۳)

### سورہ کہف

تیسری سورہ مبارکہ جس کو جمعہ کے دن خاص طور پر پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ پندرہویں پارے کے آخر اور سولہویں پارے کے آغاز تک آنے والی سورت یعنی سورہ کہف: ۱۸ ہے۔ مختلف احادیث میں اس سورہ مبارکہ کے جمعہ کے دن پڑھنے کے بہت سے فضائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ مستدرک حاکم اور شعب الایمان للبیہقی رحمۃ اللہ علیہما کی روایت کے مطابق حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے گا، اسے اتنے فاصلے کے برابر نور دیا جائے گا، جتنا فاصلہ اس کے گھر اور بیت اللہ کے درمیان ہے۔<sup>۲</sup>

۱۔ عن کعب : ان النبی ﷺ قال : اقرؤوا سورۃ ہود یوم الجمعة . (مسند دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضائل

الانعام والسور، رقم الحدیث: ۳۴۴۷، ج: ۴، ص: ۲۱۴۲.)

۲۔ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : قال رول الله صلى الله عليه وسلم : ”من قرأ سورة.....

غالباً اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کو قیامت میں اتنے میلوں کے نور کی لاٹ ملے گی جتنے میل کا فاصلہ اس شخص کے گھر اور کعبۃ اللہ کے درمیان ہوگا۔ قیامت کا دن جہاں سخت ہوگا وہاں بعض لوگوں کے لئے وہ تاریک بھی ہوگا۔ سو جو شخص اس دن اتنا نور حاصل کرے گا وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل کا مستحق ٹھہرے گا، اس لیے وہ نور حاصل کرنے کیلئے ہر جمعہ کو سورہ کہف کی تلاوت کر لینی چاہیے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے تو اس کے لئے آئندہ آنے والے جمعہ تک نور ہی نور ہو جائے گا۔<sup>۱</sup>

اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورہ کہف کو جمعہ کے دن کے ساتھ کوئی خاص مناسبت ہے، جس کی وجہ سے بار بار اس سورت کو جمعہ کے دن پڑھنے کی ترغیب دی جا رہی ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک پڑھنے والے کے دل میں ایک خاص نور پیدا ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہ ہر دھوکہ دینے والے کے دھوکے اور دجالی فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے لکھنؤ اور رائے بریلی میں اپنے شیخ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (۱۹۱۴ء - ۱۹۹۹ء) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ وقت حاضری کا موقع ملا تو یہ خوب دیکھا کہ وہ ہر جمعہ کو اس سورہ مبارکہ کی تلاوت کیا کرتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جب میں نو ۹ برس کا تھا تو اس

..... الکھف کما أنزلت كانت له نورا يوم القيامة من مقامه إلى مكة. (المستدرک للحاکم، کتاب

فضائل القرآن، ذکر فضائل سور وآی متفرقة، رقم الحديث: ۲۰۷۲، ج: ۱، ص: ۷۵۲).

۱ عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن من قرأ سورة الكهف

يوم الجمعة أضاء له من النور ما بين الجمعتين". (المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورة

الکھف، رقم الحديث: ۳۳۹۲، ج: ۲، ص: ۳۹۹).

وقت والدہ صاحبہ نے اس سورت کو پڑھنے کی تلقین کی تھی اور محمد اللہ تب سے لے کر اب تک بغیر کسی نانغے کے ہر جمعہ کو اس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

ستتر ۷۷ برس سے زائد بغیر کسی نانغے کے مسلسل ایک نیک عمل کا جاری رہنا، ہجر توفیق الہی اور فضل و عنایات خداوندی کے اور کس چیز سے تعبیر کیا جاسکتا ہے؟ ہمارے بزرگوں اور مشائخ کا یہ طرز عمل بھی ہمیں تلقین کرتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں کتاب و سنت سے پیوستہ رہیں اور جو بھی اچھا کام کریں خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ، اس میں تسلسل اور دوام رہے۔

جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کے متعلق اصل اہمیت تو ان احادیث ہی کی ہے جن کا تذکرہ ابھی گذرا اور یا پھر ان روایات کی، جو مختلف کتب احادیث میں وارد ہوئی ہیں لیکن یہاں پر ایک خواب محض اس لیے ذکر کیا جا رہا ہے کہ شاید کسی کیلئے یہ خوش خبری کا ایک درجہ ہو اور اُسے اس کا رخیہ کی ترغیب ملے۔

قصہ کچھ یوں ہے کہ حضرت ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور اور جید مالکی و شافعی فقہاء میں سے تھے۔ ان کے ایک نہایت عزیز دوست اور شاگرد کا انتقال ہو گیا۔ اس حادثے سے وہ نہایت مغموم اور پریشان تھے اور اسی اثنا میں انہوں نے اپنے اس دوست کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔ اس عزیز شاگرد اور دوست نے کہا کہ جب آپ حضرات مجھے قبر میں دفن کر چلے گئے تو میری قبر میں ایک نہایت بد صورت کتا جو کہ درندوں جیسا تھا، وہ آیا اور غز انے لگا، مجھے اس سے خوف اور پریشانی لاحق ہوئی اور پھر ایک دم سے ایک نہایت خوب صورت شخص بہت اچھے لباس میں آیا اور اس نے اس کتے کو بھگا دیا۔ پھر میرے پاس بیٹھ گیا اور مجھ سے نرمی سے گفتگو کرنے لگا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ (جنہوں نے قبر میں اس کتے سے میری جان چھڑائی) تو انہوں نے فرمایا وہ جو آپ جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھا کرتے تھے، آپ کے اسی عمل کا ثواب (اور اس کی شکل) ہوں!۔

یہ خواب اگرچہ شرعاً کچھ حجت اور دلیل نہیں ہے لیکن ایسی خواتین کبھی کبھی دکھا دی جاتی ہیں تاکہ ورثاء اور احباء کو کچھ سکون و اطمینان ملے۔

(۴)

### سورۃ یسین

چوتھی سورۃ مبارکہ جس کو جمعہ کے دن پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی وہ قرآن حکیم کی مشہور سورت ”سورۃ یس“ ہے۔ جہاں یہ فرمایا گیا کہ اس سورت کو روزانہ پڑھا جائے وہاں یہ بھی بتلادیا گیا کہ اسے جمعہ کے دن محض اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضا حاصل کرنے کی نیت سے پڑھنا، کیسے ذریعہ مغفرت بن جاتا ہے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بھی جمعرات کا دن گزرنے کے بعد رات کو (شب جمعہ میں) سورۃ یس کی تلاوت کی اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔<sup>۱</sup>

درست نیت کے ساتھ شب جمعہ کو اس کی تلاوت پر گناہوں کی مغفرت بہت بڑا انعام ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشنے۔

.....العیذ فی الجبانۃ واقفا یقرأ ویدعو ویبکی فسألتہ فقال صاحب هذا القبر کان من أصحابی وکان یقرأ علی فمات فرأیتہ البارحة فسألتہ عن حالہ فقال لما وضعتونی فی القبر جاءنی کلب انقط کالسبع وجعل یروعنی فارتعبت فجاء شخص لطیف فی ہیئۃ حسنة فطردہ و جلس عندي يؤنسني فقلمت من أنت فقال أنا ثواب قرائتک سورة الکہف يوم الجمعة. (الدرر الكامنة، رقم: ۲۵۶، محمد بن علی بن وہب، ج: ۴، ص: ۹۵).

۱۔ وروی عنہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من قرأ سورة (یسین) فی لیلۃ الجمعة غفرلہ. (الترغیب والترہیب للمنذری، کتاب الجمعة، الترغیب فی قراءة سورة الکہف وما یذکر معها، ج: ۱، ص: ۵۱۳).

(۵)

## سورة الدخان

پانچویں سورة مبارکہ پ: ۲۵ کی سورة الدخان: ۴۴ ہے، جسے اصولاً تو روزانہ رات کو سونے سے پہلے پڑھ لینا چاہیے لیکن اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر جمعہ کی رات (جمعرات کے دن کا سورج ڈوب جانے کے بعد) کو تو ہمت کر کے پڑھ ہی لینی چاہیے، یہ مبارک سورت بھی ان سورتوں میں سے ایک ہے، جسے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شب کو پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ سنن ترمذی میں یہ حدیث ہے کہ جو شخص بھی رات کو سورة دخان کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ کے بے شمار (یا ستر ہزار) فرشتے صبح تک اس کے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگتے رہیں گے!

سنن ترمذی ہی کی دوسری روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی شب جمعہ میں سورة حم دخان پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔

لہذا ہر مسلمان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جمعرات کے دن کا سورج ڈوب جانے کے بعد جمعہ کے دن غروب آفتاب سے پہلے پہلے ان پانچ سورتوں (۱) سورة ال عمران (۲) سورة هود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۳) سورة کہف (۴) سورة یٰسین (۵) سورة دخان کی تلاوت کر لے۔

## والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

۱۔ عن أبي هريرة قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم ”من قرأ ﴿حم الدخان﴾ في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك“۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة ﴿حم﴾ الدخان، رقم الحديث: ۲۸۸۸، ص: ۷۹۸)۔

۲۔ عن أبي هريرة قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم ”من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفر له“۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة ﴿حم﴾ الدخان، رقم الحديث: ۲۸۸۹، ص: ۷۹۸)۔



### ① الرحمن الرحيم

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اپنے دو اسماء مبارکہ کو اکٹھے بیان فرمایا ہے۔ سب سے پہلے تسمیہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) میں ”الرحمن الرحیم“ دونوں اسماء جمع فرمائے گئے ہیں۔ پھر سورہ فاتحہ کے بالکل آغاز میں ہی ”الرحمن الرحیم“ آیا ہے۔ تیسری مرتبہ پ: ۲، س: البقرہ، آیت: ۱۶۳ میں ”الرحمن الرحیم“ وارد ہوا ہے۔ چوتھی مرتبہ پ: ۱۹، س: النحل، آیت: ۳۰ میں اس میں خط کی عبارت ہے جو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکہ بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام لکھا تھا اور اس خط میں انہوں نے بھی ”الرحمن الرحیم“ دونوں اسماء مبارکہ متصل ذکر کیے ہیں۔ پانچویں مرتبہ پ: ۲۴، س: جم السجدہ، آیت: ۲ اور چھٹی مرتبہ پ: ۲۸، س: الحشر، آیت: ۲۲ میں بھی ”الرحمن الرحیم“ کو اکٹھے ہی نازل فرمایا گیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں اسماء میں باہمی ربط کیا ہے؟

قاضی القضاۃ بدر الدین محمد بن ابراہیم المعروف بابن جماعة رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”کشف المعانی“ میں اس سوال کا جو جواب دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

① اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ”رحمن“ ”فعلان“ کے وزن پر ہے اور عربی زبان کے جو الفاظ اس وزن پر آتے ہیں ان میں کسی چیز کی کثرت کا ہونا ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ کثرت ہمیشہ ہمیشہ قائم بھی رہے گی۔ جیسے اس اسم مبارک ”رحمن“ سے مراد یہ ہے کہ اس ذات اقدس کی رحمت بہت کثرت سے ہے۔ غَضْبَانُ سے مراد وہ شخص جو بہت غصے والا (غصلا، غصیلا یا تند مزاج) ہو لیکن اس غصے کو دوام نہ ہو۔

② اللہ تعالیٰ کا دوسرا اسم مبارک ”رحیم“ ”فعیل“ کے وزن پر ہے اور عربی زبان کے جو الفاظ بھی اس



وزن پر آتے ہیں ان میں کسی فعل کا تسلسل یا دوام پایا جاتا ہے جیسے کہ اس اسم مبارک ”رحیم“ سے مراد یہ ہے کہ وہ ذات جو بار بار رحم فرماتی ہے یا جس کی رحمت ہمیشہ، ابر مسلسل کی طرح برستی ہے۔ ”ظریف“ کا لفظ بھی اسی وزن پر آتا ہے اور اس سے مراد وہ شخص جو خوش طبع، بذلہ سخ، لطیفہ گو، یا ہنسنے، ہنسانے والا ہو۔

سوان دونوں اسماء مبارکہ کو اکٹھا لانے کا مطلب یہ ہوا کہ تلاوت کرنے والے قاری کو یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہایت کثرت سے ہے اور بے پایاں بھی ہے پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھی ہے اور اس رحمت میں تسلسل بھی ہے گویا کہ رحمت کی کثرت اور دوام پر دلالت کرنے والی صفات کو یکے بعد دیگرے ذکر کیا گیا۔

جن مفسرین کرام رحمہم اللہ نے اس نقطے کو سمجھ لیا تھا انہوں نے ان دونوں اسماء کی اجتماعیت کو دیکھ کر ان کی تفسیر بھی یوں ہی کی کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا بیان اس طرح فرمایا کہ اس کی رحمت ہر مومن و کافر کے لیے عام ہے۔ اور وہ اتنی کثرت سے ہے کہ اس دنیا میں ہر کوئی اسی کے سہارے جی رہا ہے اور یہی اس کے ان دونوں اسماء کا تقاضا بھی ہے اور جب آخرت آئے گی۔ تو ”رحمن“ کی وہ کثرت رحمت کافروں کے لیے ختم ہو جائے گی۔ ان کے ساتھ عدل و انصاف کیا جائے گا اور اہل ایمان کو ”رحیم“ کی وہ رحمت وہاں بھی کام آئے گی اور ان کی آخرت سنور جائے گی۔

☆.....☆.....☆

۱۔ من کتاب کشف المعانی لابن جماعة، ذکر فی الجمع بین الرحمن والرحیم، فی البسملة: أن أحسن ما یقال فیہ، ولم نجدہ لغيرہ، أن فَعْلان مبالغة فی كثرة الشيء، ولا يلزم منه الدوام كغضب، وفعل لدوام الصفة، كظریف، فكأنه قيل: العظيم الرحمة الدائمها.

قال: وإنما قدم الرحمن على الرحيم؛ لأن رحمته في الدنيا تعم المومنين والكافرين، وفي الآخرة دائمة لأهل الجنة، ولذلك يقال: رحمن الدنيا ورحيم الآخرة. (طبقات الشافعية الكبرى، محمد بن ابراهيم بن سعد الله بن جماعة، رقم: ۱۳۱۱، ج: ۹، ص: ۴۲۰).

ماہنامہ  
النَّادِوَۃُ

ڈیکریشن نمبر: 28/Press,Dec

# AL NADWA MONTHLY

Jamadi-ul-Sani 1431 / June 2010  
Volume-1  
Issue-6

Printed and published at Instant Print System (Pvt) Ltd.  
G-10/4, Islamabad by Muhammad Rashid  
on behalf of  
AL-NADWA EDUCATIONAL TRUST  
CHATTER PARK ISLAMABAD  
PAKISTAN 46001